

انگلینڈ کے ٹیکسی ڈرائیورز اور روزہ  
الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

الاستفقاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا ٹیکسی ڈرائیورز کو روزہ رکھنا ضروری ہے اگر انہوں نے لمبے سفر پر جانہ ہو۔ اگر ڈرائیونگ کے دوران روزہ رکھنے سے اسے اپنی اور دوسروں کی جان کا خطرہ ہوتا کیا وہ پھر بھی روزہ رکھیں یہ سوتھے ویلز انگلینڈ کے ٹیکسی ڈرائیورز کے سوالات ہیں۔

سائل: عنایت فرام انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم  
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کوئی ٹیکسی ڈرائیور ساڑھے ستاؤن میل 1/2-57 (تقریباً بانوے 92 کلومیٹر) یا اس سے زیادہ دور کسی شہر کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل آیا، وہ شرعاً مسافر ہے ایسا مسافر اگر روزہ نہ رکھے تو اس پر گناہ نہیں کیونکہ اسے خود اس کے ذوالجلال عزوجل نے رخصت عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ خود قرآن میں فرماتا ہے کہ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّهُ مِنْ آيَٰءِ أُخْرَ۔ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے ہو دوسرے دنوں میں رکھ لے۔

[بقرة: ١٨٤]

مگر جتنے روزے سفر کی وجہ سے چھوٹے اسے بعد میں وہ تمام رکھنے پڑیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فَعِدَّهُ مِنْ آيَٰءِ أُخْرَ فرما کر خود اس کا حکم ارشاد فرمادیا۔ آج کا روزہ چھوڑنے کے لیے مسافر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنا سفر طلوع فجر سے پہلے [یعنی سحری کے وقت] شروع کرے۔ اگر وہ طلوع فجر کے بعد شروع کرتا ہے تو آج کا روزہ اس پر فرض ہے اگر نہیں رکھے گا تو گناہگار ہوگا۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب در مختار میں ہے کہ يَجِبُ عَلَى مُقْيِمٍ إِتْمَامُ صَوْمِ رَمَضَانَ سَافِرَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ يَعْنِي فَلَوْ سَافَرَ بَعْدَ الْفَجْرِ لَا يَحِلُّ الْفِطْرُ۔ مقیم پر آج کے رمضان کے روزے کو پورہ کرنا واجب ہے اگر اس نے آج سفر شروع کیا یعنی اگر اس نے طلوع فجر کے بعد سفر شروع کیا تو اسے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

[در مختار مع ردد المحتار باب ما يفسد الصوم فصل في العوارض ج 1 ص ١٥٤]

اگر ٹیکسی ڈرائیورز کسی دوسرے شہر جانے کے لیے اتنا لمبا سفر نہیں کرتے یا اپنا سفر طلوع فجر سے پہلے شروع نہیں کرتے تو رمضان کے اس دن کا روزہ رکھنا ان پر فرض ہے۔ نہیں رکھیں گے تو گناہگار ہوں گے اور چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا بھی ان پر واجب ہوگی۔

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک بھی شہر میں گھومتے رہے اور ٹیکسی کے میٹر پر ساڑھے ستاؤن مائلز سفر ہو گیا تو بھی شرعاً مسافر نہیں اگرچہ میٹر پر ستاؤن ہزار

مائیز بن جائیں کیونکہ شریعت نے صرف ایک شہر سے دوسرے شہر تک درمیان فاصلے کے ساتھ سناون مائیز کا اعتبار کیا ہے ۔

اور باقی رہا ٹیکسی ڈرائیورز کا یہ عذر کہ روزے کی حالت میں ڈرائیونگ کے دوران انہیں اپنی اور دوسروں کی جان کا خطرہ ہے تو ایسے لوگوں کے لیے عرض ہے کہ وہ اپنے کام کو تھوڑا کر دیں مگر روزہ نہ چھوڑ دیں اور رمضان میں ایسا کام جائز ہی نہیں ہے کہ جس سے ایسی کمزوری آجائے کہ روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کا ظن غالب ہو جائے ۔

جیسا کہ درمختار میں ہے : " لَا يَجُوزُ أَنْ يَعْمَلَ عَمَّا يَصِلُّ بِهِ إِلَى الْضَّعْفِ فَيَخِبِّرَ نِصْفَ النَّهَارِ وَيَسْتَرِيَحُ الْبَاقِي " رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ضعف آجائے ۔ اور روزہ نہ رکھنے کا ظن غالب ہو ۔

لہذا نابائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے ۔ ("الدرالمختار" ، کتاب الصوم ، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ ، ج ۳ ، ص ۴۶۰)

یہی حکم ہر اس شخص کا ہے جو مشقت کا کام کرتے ہیں جس سے زیادہ کمزوری کا اندیشہ رہتا ہے لہذا وہ لوگ کام میں کمی کر دیں تاکہ روزے ادا کر سکیں ۔ اور یاد رکھیں جس طرح مال کی زکوہ سے مال پاک اور ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح روزے سے جسم بیماریوں سے بچ کر ہلاکت و تباہی سے محفوظ ہو جاتا کیونکہ روزہ بھی جسم کی زکوہ ہے لہذا روزے میں اپنی جان کی حفاظت ہے نہ کہ جانے کا خطرہ ۔

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

## SHOULD TAXI DRIVERS IN THE UK FAST?

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

Question:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: Is it necessary for taxi drivers to fast? Should they fast even if they are to embark on a long trip and they would be risking their own and their passengers' lives due to fasting? These are questions from the taxi drivers of South Wales, UK.

Questioner: Inayat from UK

Answer:

بسم الله الرحمن الرحيم  
الجواب بعون الملك الوهاب للهيم هداية الحق والصواب

If a taxi driver intends to travel 57.5 miles (92 km approx.) or more that to another city and exits the inhabitation of his city, then he is legally considered a traveller. If such a traveller does not fast, then he will not be a sinner, because this disposition is granted to him by his Lord ﷺ Himself. Allah ﷺ states,

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

“Fast for a specific number of days, but if one of you is ill, or on a journey, on other days later.” (al-Baqarah, 184)

However, all the fasts missed whilst travelling must be compensated for later, as Allah ﷺ commanded while stating, فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

To leave the fast of a particular day, it is necessary for a traveller to start his journey before the time for the Fajr prayer commences (i.e., at the time of Suhur). If he commences his journey after the time for Fajr commences, then the fast of that day is fard (obligatory) upon him, leaving which will be considered a sin.

It is stated in the famous book of Hanafi jurisprudence, al-Durr al-Mukhtar, “It is wajib (compulsory) for a resident to fast for a particular day of Ramadan if he commences his journey on that day, i.e., if he starts his journey after the time for Fajr commences. In this case, it will not be permissible for him to leave the fast.” (al-Durr al-Mukhtar, vol. 1, pg. 154)

If a taxi driver does not cover the stated distance to travel to another city or he does not start his journey before the time for Fajr commences, then fasting for

that particular day of Ramadan is fard upon him. If he does not fast, then he will be a sinner. Compensating for missed fasts is wajib upon him.

If someone travels within the city and covers a distance of 57.5 miles on the meter of the taxi, then he will not be legally considered a traveller, even if he covers a distance of 5700 miles by roaming within the city. The Sharia only considers a distance of 57.5 miles travelled between two cities.

Regarding those who say that due to fasting they will be risking their own lives and those of their passengers', I would like to request them to reduce their work but not miss the fasts. Moreover, it is not permissible during the month of Ramadan to do that work due to which they will become weak or leave the fast or are likely to break it.

It is stated in al-Durr al-Mukhtar, "It is not permissible, during the month of Ramadan, to do work that causes weakness or a probability of missing fasts. Thus, a baker must work until afternoon and then rest for the remaining day." (al-Durr al-Mukhtar, vol. 3, pg. 460)

This ruling is applied on all those who do heavy work which might cause weakness. Thus, they must reduce their work so that they can fast.

Wealth becomes clean and safe from destruction after one pays Zakah. Similarly, due to fasting, the body is saved from diseases and hence from destruction. Fasting is Zakah of the body. Thus, there is protection for one's life in fasting, and not the danger of losing it.

و س ل م و أ ل ل ه ه ي ع ل   ا الل ه ي ص ل ا ع ل م و ر س و ل ا ه ا ع ل م ي ت ه ع ا ل و   الل ه  
ي ق ا د ر ا ع ي ض ق ا س م م ح م د ال ا ح د س ن ا ب و ك   ت ب ه

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri